کتابوں کے عاشق
محمد ساجد مدنی

محمد ساجد مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

نام	کتابوں کے عاشق
مؤلف	محمد ساجد مدنی
ناشر	صابیا ورچوئل پبلی کیشن **SABIYA VIRTUAL PUBLICATION**
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ	**PURE SUNNI GRAPHICS**
سنہ اشاعت	**JUMADAL OOLA 1444H** **DECEMBER 2022**
صفحات	**71**

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "**ٹیم عبد مصطفی آفیشل**" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم

اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

عرض حال

کتابوں سے دوستی وہ نعمت ہے جس کو زبان قال سے بیان نہیں کیا جاسکتا، آج کل یہ نعمت قسمت والوں کو نصیب ہے اور کتابوں سے دوری کا سب سے بڑا کردار سوشل میڈیا کا ہے کہ کتاب وقلم سے رشتہ ٹوٹتا نظر آرہا ہے۔

کچھ عرصے سے کوشش تھی کہ کچھ ایسا لکھا جائے جسے پڑھ کر کتابوں سے دوستی ہوسکے تو ایک دن ایک عربی کتاب بنام "**عشاق الکتب**" ہاتھ لگی اور مطالعہ کیا تو دل کی کلیاں کھل اُٹھیں اور فورا مطالعہ شروع کردیا یہ اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے جس کا مطالعہ درجنوں کتب سے مستغنی کرسکتا ہے۔

دوران مطالعہ خیال آیا کہ کچھ ابواب کا ترجمہ کیا جائے تاکہ اردو پڑھنے والے احباب بھی مستفید ہوں۔اس میں کچھ ایسے واقعات اور نکات بیان کئے گئے ہیں جس سے محبان کتب و شائقینِ مطالعہ کے ذوق میں اضافہ ہو۔اس کے علاوہ دیگر چند کتب سے بھی مواد جمع کیا گیا تاکہ آپ کے ذوق کو دوبالا کیا جاسکے۔میں شکر گزار ہوں استادِ محترم علامہ محمد بلال مدنی صاحب (مدرس جامعتہ المدینہ، مترجم کتب عدیدہ) کا جنھوں نے قدم قدم پر رہنمائی فرمائی اور یہ جو کچھ پیش کررہا ہوں قبلہ استاد گرامی کی مرہونِ منت ہے۔

مولا کریم بوسیلہ سید الانبیاء ﷺ مجھ پر تقصیر کو اخلاص کی دولت عطا فرمائے اور حرمین شریفین کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔۔۔آمین

محمد ساجد مدنی

کتابوں کے عاشق

کتابیں وہ دوست ہیں جو کبھی بھی خیانت نہیں کرتیں، کتاب وہ واحد ساتھی بغیر طمع ولالچ کے ساتھ دیتا ہے، فی زمانہ انحطاط علمی عروج پر ہے، نوجوان نسل کتب بینی سے کوسوں دور چلی گئی،

ہمارے اسلاف کو کتابوں سے کتنا پیار تھا، آئیے چند واقعات پڑھتے ہیں:

1: امام ابوالفضل عبدالرحمن بن احمد عجلی فرماتے ہیں یہ اوراق (کتابیں) میری اولاد کے برابر ہیں۔ (عشاق الکتب، ص ۵۸)

2: خلیفہ مستنصر باللہ کو کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا، اس نے اتنی کتب جمع کیں کہ ان سے پہلے اور بعد کسی نے جمع نہ کی ہوں گی دور دراز کے ملکوں سے کتب منگواتے یہاں تک کہ اس کے خزانے میں کمی آنے لگی۔

(عشاق الکتب، ص ۶۴)

3: امام ابن جوزی علیہ الرحمہ کے پاس دو گھر تھے ایک میں رہائش پذیر تھے اور

دوسرا کرایہ پر دیا ہوا تھا پھر آپ نے دونوں کو بیچ کر کتب خرید لیں۔

4: شیخ احمد بن قاسم حجار نے بازار میں کتاب بکتے دیکھی تو اپنے کپڑے بیچ کر کتاب خرید لی۔ (عشاق الکتب)

5: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو والد ماجد نے تجارت کے لئے پچاس ہزار دینار دیئے آپ نے علم دین کی تحصیل میں خرچ کر دیئے جب واپس آئے والد نے تجارت کے بارے پوچھا تو آپ نے وہ رجسٹر نکال کر دیکھائے جس میں اپنے علم کو لکھا ہوا تھا اور عرض کی یہ میری تجارت کا سامان ہے آپ کے والد نے آپ کو مزید تیس ہزار دیئے اور فرمایا اس رقم کے ساتھ تیری تجارت مکمل ہو گی اسے بھی خرچ کر۔ (عشاق الکتب، ص۹۰)

6: امام ابو بکر محمد بن ابراہیم حنفی علیہ الرحمہ اپنے گھر میں قبلہ رو بیٹھے ارد گرد کتب جمع کیے مطالعہ کرتے رہتے تھے اور آپ کو مطالعہ کے علاوہ کسی چیز میں لذت نہیں ملتی تھی۔ (عشاق الکتب، ص۹۵)

7: حضرت ابو جعفر احمد بن عبداللہ **المھدی** کثرت سے مطالعہ کرتے تھے آپ کے ہاتھ میں کھانے کے وقت کے علاوہ ہر وقت کتاب رہتی تھی۔
(عشاق الکتب)

8: حضرت امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے کتابوں کی صندوقیں ضائع ہوگئی ہیں جو مجھے اہل واموال سے زیادہ عزیز تھیں۔

(عشاق الکتب، ص۹۷)

9: محمد بن احمد السفارینی کتب جمع کرنے کے حریص تھے اور اکثر فرمایا کرتے کہ میں کتابوں کا فقیر ہوں۔

10: امام ثعلب کو کوئی دعوت پر بلاتا تو آپ اس شرط پر جاتے تھے اتنا جگہ دیں گے کہ کتابیں ساتھ رکھ سکوں۔ (عشاق الکتب)

کتابوں کے مطالعے کے شوق پر ابھارنے والی چند بہترین کتب:

1: عشاق الکتب (عربی)

عبدالرحمن یوسف الفرحان

2: صفحات من صبر العلماء (عربی)

شیخ عبدالفتاح ابو غدہ

3: وقت ہزار نعمت (اردو)

مولانا محمد افروز چریاکوٹی

کتاب بہترین وراثت

کتاب اور علم بہترین میراث ہیں کہ یہ وہ وراثت ہے جس میں تفریق نہیں اور وہ خزانہ ہے جس پر زکوٰۃ واجب نہیں، کوئی حاسد حیلہ سازی کر کے چھین نہیں سکتا، کوئی چور چرا نہیں سکتا اور کوئی پڑوسی دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی جھگڑا کر کے اپنا حق جتا سکتا ہے۔(عشاق الکتب، ص56)

حسن لؤلؤی فرماتے ہیں:

چالیس سال گزر گئے ہیں کہ جب بھی قیلولہ کیا، رات کو سویا اور ٹیک لگائی تو کتاب میرے سینے پر ہوتی۔(یعنی ہر وقت سوتے جاگتے کتاب پڑھتے رہتے تھے)(معجم حکمۃ العرب، ص339)

کتاب اپنے پڑھنے والے کو اصحاب علم وفضل کی صف میں شامل کرتی ہے اور اپنے مصنف/مؤلف کو سب پر مقدم رکھتی ہے.

قلم کی زبان(بیان) پر کئی وجوہ سے ترجیح ہے جس میں ایک یہ ہے کہ کتاب ہر زمانے میں پڑھی جاتی ہے اور جو کچھ کتاب میں ہے وہ ہر زبان پر ظاہر ہوتا ہے (یعنی ہر کوئی اسے پڑھ کر اپنی مادری زبان میں سمجھ سکتا ہے) یہ ہر زمانے میں پائی جاتی ہے کہ اس میں زمانے اور مسافت کی کوئی قید نہیں ہوتی۔

(عشاق الکتب، ص46)

کتاب سے زیادہ کوئی چیز نفع مند نہیں

حضرت عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رحمہ اللہ لوگوں میں نہیں بیٹھتے تھے یا تو قبرستان میں موجود ہوں یا ہر وقت کتاب پڑھتے رہتے تھے.

آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

قبر سے زیادہ وعظ و نصیحت کرنے والا کوئی نہیں، اور کتاب سے زیادہ کوئی چیز نفع مند نہیں اور خلوت نشینی سے زیادہ کوئی جگہ سلامتی والی نہیں۔

(محاضرات الادباء 1/8)

مہلب نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا:

اے میرے بیٹے بازار میں زرہ بنانے والے یا کتب خانہ کے علاوہ کسی جگہ مت رکنا۔ (المحاسن والاضداد، ص6)

کتاب وہ ہمنشیں ہے جو بے جا تعریف نہیں کرتی، ایسی دوست ہے جو دھوکہ نہیں دیتی، ایسی ہمسفر ہے جو طبیعت میں اکتاہٹ نہیں لاتی، ایسی ساتھی ہے کہ خوشامد کر کے مال نہیں بٹورتی، مکر و فریب نہیں کرتی اور نہ ہی منافقت کر کے دھوکہ دیتی ہے اور جھوٹ بول کر کوئی حیلہ بہانہ نہیں کرتی۔

(عشاق الکتب، ص30)

جاحظ کی کتابوں سے دوستی

ابو ھفان کہتے ہیں میں نے جاحظ سے زیادہ کسی کو کتاب اور علم دوست نہیں دیکھا اس کے ہاتھ میں ہمیشہ کتاب رہتی تھی حتیٰ کہ وہ دکانداروں سے ورقے یعنی کتب کرایہ پر لے آتے اور رات بھر غور فکر کرتے رہتے۔

(عشاق الکتب، ص18)

بہترین ذریعہ قلم اور کتاب

لوگوں کے افکار کی حفاظت اور اسلاف کے کارناموں کو آگے پہنچانے کا بہترین ذریعہ قلم اور کتاب ہیں.

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اگر زمانے میں علماء نہ ہوتے اور آثار اسلاف آگے نہ پہنچاتے تو یہ علم کی ابتدا بیکار جاتی اور اس کا آخر بھی ضائع ہو جاتا.

کتاب اچھی ساتھی اور بہترین ذخیرہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کو نفع دیتی، طبیعت میں چستی لاتی اور علم میں اضافہ کرتی ہے، کتاب چند مہینوں میں وہ سکھا دیتی ہے جو اس کے بغیر مدتوں تک نہیں سکھا جا سکتا ہے علم کے عاشق.

امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علم کے عاشق کی اپنی معشوق (علم) سے جو محبت اور شغف ہوتی ہے ایسی کسی

عاشق کی اپنے معشوق سے نہیں ہوتی اور بہت سے تو ایسے ہوتے ہیں جن کو انسانوں کی حسین و جمیل صورتیں بھی اس سے مشغول ہونے سے نہیں روک سکتیں. (عشاق الکتب، ص 57)

مرتے وقت کتاب کا مطالعہ

ابو محمد عبداللہ بن احمد بن خشاب النحوی کے شاگرد کہتے ہیں:

میں اپنے استاد کی عیادت کرنے گیا تو دیکھا کہ کتاب ان کے سینے پر تھی اور وہ مطالعہ میں مگن تھے.

میں نے کہا اے میرے شیخ یہ کیا ہے؟ بیماری کی حالت میں پڑھ رہے ہیں تو فرمایا:

ابن جنی نے نحو کے متعلق ایک مسئلہ بیان کیا تو میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس کے استشہاد پر کوئی شعر ڈھونڈ لو اور میں نے اس کے استشہاد کے لئے ستر شعر ڈھونڈ لیے ہیں اور مجھے ایک شعر ڈھونڈنے کے لیے پورا قصیدہ پڑھنا پڑا۔

کتاب کے لئے گھر بیچ دیا

علامہ ابنِ جوزی کے پوتے فرماتے ہیں:

ایک دن ابن خشاب النحوی کتابوں کی بازار میں تھے کہ ایک کتاب کی قیمت پانچ سو دینار لگائی گئی لیکن اس وقت ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی تو انہوں نے

کتاب خرید لی اور رقم کی ادائیگی کے لیے تین دن کی مہلت مانگی پھر واپس آکر گھر کی بولی لگائی اور اسے پانچ سو دینار میں بیچ دیا اور جا کر اس کتاب کی قیمت ادا کی۔

(عشاق الکتب، ص 61)

مرنے کے بعد مطالعہ

ابو العلاء حسن بن احمد بن سہل الھمذانی نے والد (ان کے والد اپنے وقت کے بہت بڑے تاجر تھے) سے ملنے والی وراثت کو تحصیل علم میں خرچ کر دیا اور بغداد سے خراسان تک سفر میں کتابیں کاندھے پر اٹھائے چلتے تھے.

آپ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا کہ ایک ایسے شہر میں ہیں جس کی تمام دیواریں کتابوں کی ہیں اور ان کے ارد گرد کتب جمع ہیں اور وہ مطالعہ میں مشغول ہیں

ان سے پوچھا گیا کہ یہ کتب کیسی ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالی سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے مرنے کے بعد اسی کام میں مشغول رکھے جس کام کو دنیا میں کیا کرتا تھا تو اللہ تعالی نے مجھے یہ شرف عطا فرمایا ہے (صفحات من صبر العلماء، ص 323)

کتابوں کی وجہ سے بادشاہ فقیر بن گیا

عباسی خلیفہ مستنصر باللہ ایک علم دوست بادشاہ تھا انہوں نے اتنی کتب جمع

کیں کہ آج تک عرب کے بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ اتنی جمع نہ کرسکا.

ان کا معمول تھا دنیا کے جس کونے سے معلوم ہوتا کہ وہاں کتابیں ہیں وہیں سے منگوا لیتے اور یہ سب اپنے ذاتی مال سے خرچ کرتے تھے حتیٰ کہ اپنی تمام جائیداد ختم ہوگئی اور مقروض بھی ہوگئے.

بادشاہوں کے جس طرح مشغلے ہوتے ہیں ان کا مشغلہ کتب بینی تھی

ابن ابار کہتے ہیں کہ ان کی لائبریری میں جس فن کی جتنی کتب تھیں سب پر ان کی گہری نظر تھی اور سب کا مطالعہ کر چکے تھے اور سب کتب کے مصنفین کا نسب، حالات زندگی اور تاریخ وفات ان کتب میں لکھتے تھے اور ایسے ایسے علمی عجائبات پیش کرتے تھے کہ ان کے علاوہ لوگ اس سے قاصر تھے۔

(تاریخ الاسلام 27/358)

علامہ ابنِ جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علم تمام چیزوں سے اشرف و اعلی ہے یہ مشقت برداشت کرنے، راتوں کو جاگنے، بار بار تکرار کرنے اور راحت و لذات کو چھوڑنے سے آتا ہے حتیٰ کہ ایک فقیہ کہتے ہیں مجھے کافی مدت سے ہریسہ (کھچڑا) کھانی کی خواہش تھی لیکن کھا نہیں سکا کیونکہ جس وقت بیچنے والا بازار میں لاتا تھا وہ وقت میرے درس کا ہوتا تھا۔(عشاق الکتب، ص 71)

عید کے دن مطالعہ

ابو عمر احمد بن عبد الملک اشبیلیؒ کو اس کا دوست عید والے دن ملنے گیا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ اسکے گھر کے اندر پہنچا اور انتظار گاہ بیٹھا دوست نے آنے میں تاخیر کر دی اور اسکی طرف پیغام بھیج دیا (میں آتا ہوں) پھر وہ دوست کتاب میں نظریں گاڑھے باہر آیا اور یہاں تک کتاب میں مشغول رہا کہ اسے دوست کی پرواہ نہ رہی (کہ وہ انتظار کر رہا ہے) دوست نے اسے خبردار کیا (اپنی طرف متوجہ کیا) تو اس نے سلام کیا اور معذرت کی کہ میں مشکل مسئلہ میں مشغول تھا جسے چھوڑنا مشکل تھا اور اللہ نے اس کے لیے مسئلہ واضح کر دیا... ملاقاتی نے کہا عید کے دن اور مناسب آرام کے وقت بھی؟؟ (آپ مطالعہ کر رہے ہیں) تو دوست نے کہا جب نفس مطالعہ (کی اہمیت) جان لیتا ہے وہ اس کی معرفت کیلیے کھڑا ہو جاتا (کمر بستہ) ہو جاتا ہے.

اللہ کی قسم مجھے کتاب پڑھنے، مطالعہ کرنے کے علاوہ کسی چیز میں لذت نہیں ملتی۔ (عشاق الکتب، ص68)

صرف کتابوں کی فکر

حضرت عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں:

ہم مکہ مکرمہ میں ایک ایسے گھر میں قیام پذیر تھے جس میں شیخ ابو بکر بن سماعہ

بھی رہتے تھے جو اہل مکہ کے جید علماء سے تھے تو ایک دن ہمارے گھر حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ آئے میری والدہ نے مجھے کہا اس نیک مرد کی صحبت کو لازم پکڑ لو اور ان کی خدمت کیا کرو...

آپ رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف پڑھنے کے لئے روزانہ اہل مکہ کے علماء کے پاس جایا کرتے تھے... ایک دن چوروں نے گھر کا سارا ساز و سامان چرا لیا...

شام کو امام احمد واپس آئے تو میری والدہ نے چوری کی خبر دی تو آپ نے سب سے پہلے پوچھا میری ان تختیوں کا کیا بنا جن پر علم لکھا کرتا ہوں والدہ نے فرمایا وہ طاق میں رکھی ہیں اور محفوظ ہیں اس کے بعد آپ نے کسی دوسرے ساز و سامان کے بارے میں پوچھا تک نہیں (حلیۃ الاولیاء 9/179)

بھائی کی وفات پر سبق نہیں چھوڑا

عظیم محدث حضرت محمد بن طاہر مقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طلب حدیث میں دو مرتبہ مجھے پیشاب میں خون آیا ہے ایک مرتبہ سفر بغداد کے دوران اور دوسری مرتبہ سفر مکہ میں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخت گرمیوں میں طلب حدیث کے لئے ننگے پاؤں چلتا تھا اور طلب حدیث میں جتنے سفر کیے سب ننگے پاؤں پیدل تھے کہ کبھی کسی جانور پر سوار نہیں ہوا سوائے ایک بار کے ان تمام سفر میں اپنی کتابیں کاندھوں پر اٹھائے رکھتا تھا حتیٰ کہ اپنے شہر پہنچ

جاتا، میں نے زمانہ طالب علمی کبھی کسی سے سوال نہیں کیا جو کچھ میسر ہوتا اسی پر گزارہ کرتا تھا.

ایک بار میں ابو اسحاق الحبال مصری کی مجلس میں حدیث پڑھ رہے تھا تو ایک مرد آیا اور کان میں کہا آپ کے بھائی کو ملک شام سے واپسی پر بیت المقدس کے قریب قتل کر دیا. اب مجھ سے حدیث نہیں پڑھی جا رہی تھی تو ابو اسحاق نے پوچھا کیا بات ہے یکدم پریشان ہو گئے تو میں نے کہا کچھ نہیں لیکن جب استاد ابو اسحاق الحبال نے اصرار کیا تو میں نے سارا واقعہ سنایا.

مجھے سے پوچھا کہ کتنے عرصے سے اپنے بھائی سے نہیں ملے تھے ؟

میں عرض کی کافی عرصہ گزر گیا تو استاد صاحب نے پوچھا پھر فورا چلے کیوں نہیں گئے ؟

میں نے عرض کی کہ جب درس ختم ہو گا تو جاؤں گا درس نہیں چھوڑ سکتا:

استاد ابو اسحاق مصری یہ سن کر حیراں رہ گئے اور فرمایا کہ اے اصحاب حدیث تمہاری علم پر حرص کتنی عظیم ہے پھر مجلس ختم ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا گیا اور میں اپنے بھائی کے پاس جانے کے لیے چل پڑا۔

(صفحات من صبر العلماء، ص333)

کپڑے بیچ کر کتاب خریدنا

حضرت ابو جعفر احمد بن عبد الرحمن قصری کہتے ہیں:

چالیس سال ہو گئے میرے قلم کی سیاہی خشک نہیں ہوئی یعنی رات دن لکھتا رہتے تھے.

بعض اوقات تو آپ اپنے کپڑے بیچ کر یا تو کتاب خرید لیتے یا کتاب لکھنے کے لیے اوراق خریدتے تھے۔ (عشاق الکتب، ص89)

انوکھی تجارت

جب حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ بالغ ہوئے تو آپ کے والد پچاس ہزار درہم دیئے کہ ان سے تجارت کریں تو آپ نے ان سب کو علم حاصل کرنے میں خرچ کر دیئے تو جب گھر واپس آئے تو والد صاحب نے پوچھا کیا لائے تو آپ وہ رجسٹر نکال کر سامنے رکھ دیئے جن میں احادیث لکھی تھیں اور فرمایا یہ میری تجارت ہے.

والد کھڑے ہوئے اور کمرے سے تیس ہزار درہم اٹھا لائے اور فرمایا جاؤ اپنی تجارت مکمل کرو اور انہیں خرچ کرو۔ (ترتیب المدارک 1/300)

علم پیشہ، ہتھیار کتابیں

ایک شخص نے کتاب خریدی اس سے کہا گیا آپ نے وہ چیز خریدی جس کا آپ

کو علم نہیں ہے، اس نے کہا:

میں نے غیر معلوم چیز اس لیے خریدی تاکہ میری معلومات میں اضافہ ہو جائے۔

بعض قاضی (جج) قرض کے بدلے کتب خریدتے تھے ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

میں وہ شے کیوں نہ خریدوں جس کی بدولت مجھے یہ مقام ملا ہے.

پھر پوچھا گیا کہ کیا تم اپنے مقام میں ترقی چاہتے ہو تو کہا:

جتنا بڑا پیشہ ہوتا ہے اس کے لیے اس کے متعلق آلات کی ضرورت بھی اتنی زیادہ پڑتی ہے۔(تقیید العلم،ص137)

صرف کتابیں

حضرت ابوبکر محمد بن ابراہیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ گھر میں قبلہ رو ہوکر ارد گرد کتابیں جمع کر کے مطالعہ کرتے رہتے کہ مطالعہ کے علاوہ انہیں کوئی چیز اچھی نہیں لگتی تھی۔(معجم السفر،ص116)

ابو جعفر احمد بن عبداللہ المھدی کے ہاتھ میں کتاب کھانا کھانے کے علاوہ ہر وقت ہوتی تھی۔(عشاق الکتب،ص96)

مطالعہ میں انہماک

حضرت محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ کی لونڈی کھانا لیکر آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں ابھی مطالعہ میں مشغول ہوں تو وہ فراغت کا انتظار کرنے لگی لیکن آپ مسلسل مطالعہ میں مصروف رہے تو اس نے نوالے بنائے اور آکر اپنے ہاتھوں سے کھلاکر چلی گئی اور آپ مطالعہ کرتے رہے حتی کہ اذان فجر ہوئی تو لونڈی سے فرمایا ہمارا کھانا لے آئیں اس نے کہا اے میرے آقا کھانا تو کب کا کھا چکے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ مطالعہ میں مشغولیت کی وجہ سے معلوم نہیں ہوسکا کہ کھانا کھایا ہے۔(ترتیب المدارک، ص96)

گھروالوں سے زیادہ کتابیں عزیز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس کتابوں کے صندوق تھے جو ضائع ہوگئے ہیں:

اگر وہ باقی ہوتے تو مجھے اپنے گھروالوں اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہوتے۔

(ترتیب المدارک 1/123)

ابو بکر خیاط نحوی ہر وقت کتاب پڑھتے رہتے تھے حتی کہ راستے میں چلتے ہوئے بھی کتاب پر نظر رہتی تھی بسااوقات ایسا ہوتا تھا کہ کسی گڑھے میں گر جاتے یا کوئی جانور ٹکر مار دیتا تھا۔(عشاق الکتب، ص106)

کتابوں کی وجہ سے بخشش

اسماعیل بن فضل کہتے ہیں:

میں سلیمان شاذکونی کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا:

اے ابوایوب اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟

توانہوں نے کہا اللہ نے بخش دیا ہے۔

میں نے پوچھا کس فعل کے سبب؟

فرمایا: ایک دفعہ میں اصبھان جارہا تھا تو راستے میں بارش شروع ہوگئی اور میرے ساتھ کتابیں بھی تھیں تو کوئی ایسی چھت یا کوئی دوسری چیز موجود نہیں تھی جس کے نیچے چھپ کر کتابیں بھیگنے سے بچا سکوں۔

تو میں کتابوں پر جھک گیا اور اسی طرح صبح تک جھکا رہا حتی کہ بارش رک گئی۔

اللہ کریم نے میرے اس فعل کے سبب مغفرت فرمادی۔

(عشاق الکتب، ص 113)

کتابوں کے غم میں وفات

امام ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً تین سو کتب تصانیف فرمائی ہیں۔

علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ کے پاس اتنی کتابیں تھیں جن کا شمار کرنا دشوار تھا۔

آپ ایک ذہین اور بیدار مغز عالم دین تھے لیکن آخری عمر میں کتابیں جل گئیں جن میں اکثر حصہ ضائع ہو گیا تو اس کے بعد آپ کی حالت بدل گئی کہ آپ کے بیٹے نے آپ کا لوگوں سے ملنا بند کر دیا اور کتابوں کے جل جانے کے غم میں وفات ہو گئی۔ (انباء الغمر 5/45)

کتاب میرا مقصد

ابو العباس مامون بن مامون خوارزم شاہ فرماتے ہیں:

کتاب میرا وہ مقصد جسے میں دیکھتا ہوں اور کتاب میری وہ محبوب (پیاری چیز) ہے جسے میں دیکھتا ہوں اور کتاب وہ عزت والی چیز ہے جسے میں دیکھتا (مطالعہ کرتا) رہتا ہوں۔ (حماسۃ الظرفاء 1/336)

کتابوں کا مطالعہ کرتے ہوئے وفات

امام النحو ابو العباس احمد بن یحیی ثعلب (آپ بہت اونچا سنتے تھے یعنی بہرے تھے) کی وفات کا سبب یہ تھا کہ ایک دن عصر کے بعد راستے میں کتاب پڑھتے ہوئے جا رہے تھے گھوڑے نے ٹکر ماری اور آپ گڑھے میں گر گئے جب آپ کو گڑھے سے نکالا گیا تو پاگلوں کی سی حالت تھی اور اسی حالت میں وفات ہو گئی۔

(وفیات الاعیان 1/104)

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سے کسی نے حدیث پوچھی آپ کو معلوم نہیں تھی آپ گھر آئے چراغ جلایا اور گھر والوں سے کہا کہ گھر میں کوئی داخل نہ ہو.

آپ سے کہا گیا کہ کسی نے کھجوروں کا ٹوکرا ہدیہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا لے آؤ تو وہ کھجوروں کا ٹوکرا آپ کے پاس رکھ دیا گیا.

آپ حدیث بھی ڈھونڈتے رہے اور کھجوریں بھی تناول فرماتے رہے حتی کہ صبح تک حدیث بھی مل گئی اور کھجوروں کا ٹوکرا بھی ختم ہو گیا.

مقدار سے زیادہ کھجور کھانے کی وجہ سے بیمار ہو گئے اور اسی مرض میں وصال ہو گیا۔(عشاق الکتب،ص150)

کتابوں کے متعلق آداب

امام بدرالدین محمد بن جماعہ فرماتے ہیں:

جب کسی کتاب کا مطالعہ کریں یا لکھیں تو اسے زمین پر بکھرا ہوا نہ چھوڑیں بلکہ کسی چیز پر رکھیں تاکہ ترتیب خراب نہ ہو.

زمین پر نہ رکھی جائے کہ کہیں بوسیدہ نہ ہو جائے.

کتابیں رکھنے میں ادب کا لحاظ رکھیں کہ علوم اور مصنف کے شرف و فضیلت کے اعتبار سے ترتیب بنائی جائے جیسے سب سے اوپر قرآن مجید پھر احادیث، پھر

تفاسیر پھر شروح حدیث پھر اصول الدین پھر اصول فقہ پھر فقہ پھر نحو اور صرف پھر اشعار اور پھر علم عروض کے متعلق کتب رکھی جائیں اور اگر ایک فن کی دو کتب ہوں تو اوپر اسے رکھا جائے جس میں قرآنی آیات و احادیث مبارکہ زیادہ ہوں اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر مصنف کی جلالت علمی کو فوقیت دی جائے اور اگر مصنفین بھی برابر ہوں تو اب اس کتاب کو ترجیح دے جسے علماء زیادہ پڑھتے ہوں۔

(عرف البشام، ص 17)

امام برھان الدین زرنوجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علم کی تعظیم میں سے کتاب کی تعظیم کرنا ہے، طالب علم کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ کتاب کو باوضو ہو کر چھوئے۔

امام شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے یہ مقام و مرتبہ علم کی تعظیم کی وجہ سے پایا ہے میں نے کبھی کسی کاغذ کو بے وضو نہیں پکڑا۔

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن پیٹ کی (پیٹ میں گیس ہوئی) بیماری ہوگئی اور آپ رات کو سبق کا تکرار بھی کیا کرتے تھے تو آپ نے اس رات سبق کے تکرار کے دوران 17 بار وضو کیا کیونکہ آپ بے وضو سبق یاد نہیں کرتے تھے اور یہ سب اہتمام اس لئے تھا کہ علم نور ہے اور وضو بھی نور ہے تو وضو کے نور کے

ساتھ علم کا نور بڑھتا ہے۔(عشاق الکتب،ص153)

کتاب کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پاؤں نہ پھیلائے جائیں اور نہ کتاب کے اوپر سیاہی وغیرہ رکھی جائے.

شیخ الاسلام برھان الدین رحمۃ اللہ علیہ مشائخ سے نقل کرتے ہیں:

ایک فقیہ نے کتاب پر سیاہی کو رکھا تو اسے کسی نے کہا تو اپنے علم سے نفع نہیں اٹھا سکے گا۔(عشاق الکتب،ص154)

عبد الکریم زادہ الحنفی اس قلم سے اور کچھ نہیں تحریر کرتے تھے جس قلم سے اللہ تعالی کا نام لکھتے تھے اور جس گھر میں کتابیں ہوتیں اس میں گھر میں علم کی تعظیم کی وجہ سے سوتے یا ٹیک نہیں لگاتے تھے۔(شذرات الذھب 10/555)

نبی کریم ﷺ کی مجلس میں

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اکثر گھر میں اکیلے رہتے تھے تو پوچھا گیا کیا آپ کو تنہائی سے وحشت نہیں ہوتی؟

آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

میں تنہائی سے کیسے وحشت زدہ ہو سکتا ہوں حالانکہ میں نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مجلس میں حاضر ہوتا ہوں یعنی احادیث مبارکہ پڑھتا رہتا ہوں.

ایک اور روایت میں ہے کہ:

میں انبیاء کرام، اولیاء، حکماء اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ ہوتا ہوں (عشاق الکتب، ص 161 ملخصًا)

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرنے کا نسخہ

حضرت محیی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:

میں بعض مشائخ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جو کتابوں کے انبار لگائے بیٹھے تھے اور فرمایا:

جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ سے باتیں کروں تو قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتا ہوں کہ میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے سرگوشی فرماتا ہے اور جب دل کرتا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہمکلامی کا شرف ملے تو احادیث شریفہ کا مطالعہ کرتا ہوں اور اسی طرح جب بھی دل کرتا ہے اولین و آخرین سے گفتگو کرتا رہتا ہوں، میں ان کے ساتھ بیٹھتا ہوں جو میری غیبت نہیں کرتے اور نہ میری باتیں کسی کو بتاتے ہیں۔ (تقیید العلم، ص126)

کتاب وہ دوست جس کا خرچہ نہیں

جب انسان کے ساتھ کتاب ہو تو اسے اکیلا مت سمجھو.

کتاب وہ ساتھی جس کا خرچہ نہیں اٹھانا پڑتا.

کتاب بچپن میں راہ دکھاتی ہے، بڑھاپے میں تسلی دیتی ہے اور تنہائی میں بہترین ساتھی ثابت ہوتی ہے۔(عشاق الکتب، ص177)

بعض حکماء نے کہا

جو علم کے ساتھ لوگوں سے جدا ہوا اسے خلوت میں گھبراہٹ نہیں ہوگی اور جو کتابوں سے دل بہلائے گا تو اس کا کیف و سرور ختم نہ ہوگا اور جو تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہوگا تو وہ دوستوں کی جدائی پر غمگین نہ ہوگا۔

(ادب الدین والدنیا، ص133)

ایک وزیر نے اپنے غلام سے کہا کہ ایسی چیز لاؤ جو تنہائی کی انسیت اور کیف و سرور کا مجموعہ ہو ساتھ بیٹھے لوگوں نے سمجھا کہ وزیر شراب مانگ رہا ہے.

غلام ایک ٹوکری اٹھا لائے جس میں کتابیں تھیں.

(صفحات من صبر العلماء، ص113)

کتابیں تمام لوگوں کے برابر

ایک شخص سے کہا گیا تجھے سب سے زیادہ سکون کس سے ملتا تو اس نے کتاب پر ہاتھ رکھ کر کہا اس سے... پھر پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے کس سے؟

اس نے جواب دیا جو لوگ اس میں ہیں۔

ایک شخص سے کہا گیا تمہیں وحشت ہوتی ہے.

اس نے کہا کہ وہ کیسے اکتاہٹ کا شکار ہو سکتا ہے جس کے ساتھ تمام لوگ ہوں. کہا گیا تمام لوگ کیسے ؟انہوں کہا کہ یہ کتابیں. (کتابوں میں تمام لوگوں کے حالات واحوال مذکور ہیں)(عشاق الکتب،ص186)

کتاب کی وفا دائمی ہے

کتاب ایسی دوست ہے جس کی جو ہمیشہ باوفا رہتی ہے اور ایسی ندامت دلانے والی ہے کہ جو اس کی وجہ سے شرمندہ ہوا وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا.

ایک دولت مند شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ میرا ایک ایسا ساتھی ہے جو نہیں بدلتا ہے اور کبھی بھی غائب نہیں ہوتا تو غلام نے پوچھا وہ کون ہے.

اس نے کہا وہ کتاب ہے(تقییدالعلم،ص125)

جو کبھی دھوکہ یا خیانت نہیں کرتی

الکتاب ھو صدیق لایخدع و لا یخون ابداً

کتاب وہ بہترین دوست ہے جو کبھی دھوکہ یا خیانت نہیں کرتی۔(عشاق الکتب،ص224)

کتابیں عقل کا باغ

کتابیں دانشوروں کا باغ ہوتی ہیں اور علم کا باغیچہ پھولوں کے باغ سے بہتر ہے۔(عشاق الکتب،ص236)

کتابوں کو بیویوں پر ترجیح

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے دوستوں نے آپ کے لئے ایک لونڈی خریدی جب رات ہوئی تو آپ اپنے مطالعہ میں مشغول ہو گئے کہ اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوئے.

صبح ہوئی تو لونڈی اس غلام فروش جس نے اسے بیچا تھا کے پاس گئی اور کہا تم نے مجھے کس مجنون (پاگل) کے پاس بھیج دیا ہے جو میری طرف متوجہ ہی نہیں ہوا

امام شافعی علیہ الرحمہ کو اس لونڈی کی بات معلوم ہوئی تو فرمایا پاگل وہ ہے جسے علم کی قدر معلوم ہو پھر بھی اسے ضائع کر دے یا اس میں سستی کرتا رہے حتیٰ کہ وہ علم اس سے چلا جائے۔(الحث علی طلب العلم، ص79)

طلب علم کے لیے آیا ہوں شادی کے لیے نہیں

ابو اسحاق الحبال کہتے ہیں کہ ایک دن میں ابو نصر سجزی کے پاس بیٹھا تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے جا کر کھولا تو ایک عورت کھڑی تھی وہ اندر داخل ہوئی اور شیخ کے سامنے ایک ہزار دینار کی تھیلی رکھ کر کہا جیسے دل کرے انہیں خرچ کریں

شیخ نے کہا یہ دینے کا مقصد کیا ہے؟

اس عورت نے کہا کہ آپ مجھ سے شادی کرلیں تا کہ میں آپ کی خدمت

کر سکوں۔

شیخ نے اسے کہا کہ آپ ان دینار کو لیکر یہاں سے چلی جائیں۔

جب عورت چلی گئی تو آپ نے فرمایا:

میں سجستان سے یہاں علم حاصل کرنے کی نیت سے آیا ہوں جب شادی کرلوں گا تو طالب علم نہیں کہلواوں گا اور میں طلبِ علم کے ثواب پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دوں گا۔(العلماء العزاب،ص64)

کتابیں سوکن سے زیادہ بھاری

زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میری بھانجی نے میری بیوی سے کہا میرے ماموں بہت اچھے ہیں کہ وہ نہ ہی کوئی سوکن (دوسری بیوی) لائیں گے اور نہ ہی کوئی لونڈی خریدیں گے تو انہوں نے کہا:

اللہ کی قسم یہ کتابیں مجھے تین سوکنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔

(اخبار الظرفاء،ص222)

سیرتِ نبوی پہ سب سے پہلے کس نے لکھا؟؟

سیرتِ نبوی ﷺ موضوع پر سب سے پہلے حضرت عروہ بن زبیر نے کتاب لکھنے کا اہتمام کیا پھر حضرت ابان بن عثمان پھر حضرت وہب بن منبہ پھر حضرت شرجبیل بن سعد اور پھر حضرت ابن شہاب زہری نے اس موضوع پر

لکھا (رضی اللہ عنہم اجمعین)

مگر تغیرات زمانہ سے یہ قیمتی اثاثہ محفوظ نہ رہ سکا سوائے چند روایات کے جن کو امام طبری نے روایت کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو کچھ سیرت النبی کے حوالے سے روایت کیا جاتا ہے وہ حضرت وہب بن منبہ کے مجموعہ سے ماخوذ ہے.

لیکن ان نفوسِ عالیہ کے بعد ایک ایسا طبقہ بھی آیا جس نے ایک منظم طریقے سے اس موضوع پر کام کیا اور ایک بہترین اسلوب میں ہم تک پہنچایا بعد میں آنے والے سیرتِ نگاروں میں سرفہرست:

حضرت سیدنا محمد بن اسحاق (المتوفی 152ھ)

آپ کے بارے میں علماء فرماتے ہیں: محمد بن اسحاق نے سیرت کے موضوع پر جو کچھ لکھا ہے وہ اس دور میں سب سے زیادہ ثقہ و معتبر شمار کیا جاتا ہے۔

اگرچہ ان کی کتاب "المغازی" من وعن ہم تک نہیں پہنچی.

اس کے بعد امام ابو محمد عبدالملک المعروف ابن ہشام نے سیرت پہ ایک کتاب مرتب کی اور یہ کتاب امام محمد بن اسحاق کی کتاب کے پچاس سال بعد مرتب ہوئی۔

ابن خلکان کہتے ہیں:

یہ ابن ہشام وہی ہیں جنہوں نے رسولِ کریم ﷺ کی سیرت کو ابن

اسحاق کی کتاب "المغازی" اور "السیر" سے جمع کیا اور اس کی تلخیص و ترتیب کی۔

(وفیات الاعیان ج 1 ص 290)

سیرتِ نبویہ کے مصادر:

1: قرآن مجید

یہ پہلا مصدر ہے جس پر حضور ﷺ کی عمومی زندگی کی معرفت اور سیرتِ طیبہ کی معرفت کی پہچان کے لیے اعتماد کیا جاتا ہے.

2: کتب احادیث

یہ وہ کتب ہیں جنہیں ان آئمہ کرام نے مرتب کیا ہے جن کی صداقت و ثقاہت سب پر عیاں ہے.

3: صحابہ کرام

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے جس صحابی کو جو واقعہ پیش آیا یا انہوں نے نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے کسی پہلو کا مشاہدہ کیا تو اس کو متعدّد صحابہ کرام تک پہنچایا اور ہر موقع پر اسے سخن موضوع بنایا۔

(فقہ السیر ص 27)

مرتے دم تک مطالعہ

حضرت علامہ نجم الغنی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا تو اس وقت تک صحیح بخاری شریف ان کے سینے پر رکھی ہوئی تھی جس کے مطالعے میں مصروف تھے۔ (تذکرۃ السلوک، ص 27 بتغیر)

علماء کرام کا زمانہ طالب علمی

علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں اساتذہ اور شیوخ کے حلقوں میں درس لینے کے لیے اس قدر جلدی کرتا تھا کہ دوڑنے کی وجہ سے میری سانس پھول جاتی تھی، علم دین کی طلب میں اس قدر مشغول ہوتا تھا کہ صبح و شام کے کھانے کا کوئی بندوبست نہیں ہوتا تھا۔

(علم و علماء کی اہمیت، ص 28)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے سترہ سال تک برابر نمازِ فجر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے درس میں پڑھی روزانہ ان کے درس میں شامل ہوتا رہا۔ (اولیاء رجال الحدیث، ص 25)

محدث اعظم پاکستان

محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد میں حاضر ہوتے اور جماعت میں تاخیر ہوتی تو آپ کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتے، مطالعہ کی یہ حالت ہوتی کہ رات کو شروع کر دیتے بسا اوقات صبح کی اذان

ہوجاتی تھی، جب منظر الاسلام جامعہ میں پڑھتے تھے اور لائٹ کا نظام نہ تھا تو آپ قریبی عمارت کی سرکاری لائٹ کے نیچے بیٹھ کر پڑھتے تھے اور جب اساتذہ کو معلوم ہوا تو آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔

(فیضانِ محدث اعظم پاکستان، ص9)

علامہ غلام رسول سعیدی

زمانہ طالب علمی میں علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس کپڑوں کا صرف ایک جوڑا تھا جو پہنا ہوتا تھا آٹھ دن کے بعد آپ اس کو نہر پر جاکر دھوتے تھے، آپ اس کو دھوکر پھیلا دیتے اور خود اس کے سوکھنے تک پانی کے اندر بیٹھے رہتے کیوں کہ باہر نکلتے تو پہننے کو کچھ نہ تھا

(علامہ غلام رسول سعیدی. حیات وخدمات ص15)

مفتی ہاشم خان عطاری

مفتی ہاشم خان عطاری صاحب زید مجدہ کے متعلق آتا ہے کہ زمانہ طالب علمی میں بہت مشقت سے وقت گزارا ہے آپ اول وقت میں مدرس کورس کراتے تھے اور رات کو درس نظامی کی کلاسیں لیتے ،آپ زمانہ طالب علمی میں مالی کمی کی وجہ سے بہت بہت عرصہ بعد گھر جاتے اور ٹرین کی اکانومی سیٹ بک کراتے بر تھ یا سیٹ بک نہیں کراتے تھے یہ سب رقم کی عدم فراہمی کی وجہ سے ہوتا ،اگر جو تا گم

ہوجاتا یا ٹوٹ جاتا تو کئی کئی دن تک ننگے پاؤں گھوما کرتے تھے لیکن اتنی رقم نہیں ہوتی کہ نیا جوتا خرید سکیں لیکن ان کٹھن حالات میں ہمت نہیں ہاری اور اپنے ہدف کی طرف بڑھتے رہے بالآخر مشقت کے بعد آسانی کا دور آیا اور آج دعوت اسلامی کے سینئر مفتیان کرام میں سے ایک ہیں (شرح جامع ترمذی جلد اول ص 48)

ڈاکٹر محمد آصف اشرف جلالی

ڈاکٹر محمد آصف اشرف جلالی صاحب کے متعلق سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے اتنی روٹیاں نہیں کھائی ہیں جتنی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

شیخ الحدیث مفتی محمد حسان عطاری

شیخ الحدیث مفتی محمد حسان عطاری صاحب زید مجدہ نے ایک دفعہ طلبہ کو کتابوں کے خریدنے اور ان کا مطالعہ کے حوالے سے ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا:

مجھے زمانہ طالب علمی میں جو رقم جیب خرچ کے لئے ملتی تھی اس میں سے آدھی خرچ کرتا اور آدھی سے کتابیں خرید لیتا تھا، مفتی صاحب کے بارے میں آتا ہے کہ آپ بھی بسا اوقات اذان فجر تک مطالعہ فرماتے تھے۔

* * *

کاش بیوی کلینڈر ہوتی

آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر روزانہ پانچ گھنٹے یونیورسٹی کی لائبریری میں گزارتے ایک دن اپنی بیوی سے وعدہ کر کے آئے عشاء کے وقت گھر پہنچ جاؤں گا لیکن دیر ہوئی تو زوجہ یونیورسٹی کی لائبریری پہنچ گئیں تاکہ وعدہ یاد دلائیں وہاں پہنچ کر دیکھا تو کتابوں کا ڈھیر لگا اور پروفیسر صاحب کتابوں کے مطالعہ میں مگن ہیں

جب بیوی نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو بھرے دل سے کہا کہ کاش میں کتاب ہوتی

شوہر نے پوچھا کہ ایسی خواہش کی وجہ؟

بیوی نے کہا کہ آپ پورا وقت پھر مجھے دیتے

شوہر نے کہا اس سے بہتر ہوتا کہ آپ سالانہ کلینڈر ہوتی

بیوی نے کہا کہ اس کا کیا مطلب؟

شوہر صاحب نے بڑے دھیمے اور پرسکون لہجے میں کہا کہ میں ہر سال ایک نئے کلینڈر سے لطف اندوز ہوتا (عشاق الکتب، ص۲۵۸)

ہم نے سیرت سید الانبیاء پہ کتنا مطالعہ کیا؟؟؟

ہم مسلمان ہیں اور امتی ہونے کے ناطے ہم پر سب سے پہلے پیارے آقا

مدینے والے مصطفیٰ ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے آگاہی ضروری ہے ، صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر زاویے سے مطالعہ کیا ہے اور پیارے آقا ﷺ کی ہر قول و فعل کو ہمارے سامنے بیان کیا ہے.

آج جتنی کتب سیرتِ سرورِ کائنات ﷺ پر لکھی گئیں وہ انہیں نفوس قدسیہ کا احسان ہے جنھوں نے سیرت سید دو عالم ﷺ کو ہم تک پہنچایا اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اتنی جانفشانی سے یہ کارنامہ انجام نہ دیا ہوتا تو آج ہم سیرت طیبہ سے بالکل ناآشنا ہوتے لیکن بحیثیت مسلمان ہم سوچیں کہ سیرت مصطفیٰ ﷺ پڑھنے میں کتنی دلچسپی رکھتے ہیں ؟؟

آج تک ہم نے سرکار دو جہاں ﷺ کی حیات طیبہ پر کتنی کتب پڑھیں ؟؟

اس پرفتن اور مادیت سے لبریز دور میں اشد ضرورت ہے کہ پیارے آقا ﷺ کی سیرت طیبہ سے خود بھی آگاہ ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی روشناس کرائیں۔

2021عیسوی سال ختم ہورہاہے اس پورے سال میں نظر دوڑائیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی سیرت پر کتنی کتب مطالعہ کی ہیں ؟اس نئے آنے والے سال میں نیت کریں کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ پر کتابوں کا

مطالعہ کرنا ہے۔

سیرت پر چند کتب عرض کر دیتا ہوں ان میں سے اپنے مطالعے کے لیے منتخب کرلیں۔

سیرت مصطفیٰ

سیرت رسولِ عربی

فقہ السیر

مدارج النبوۃ

دلائل النبوۃ

انوارِ جمال مصطفیٰ

سیرت خیر العباد

اہل علم حضرات اپنے ذوق کے مطابق کتب منتخب فرمائیں۔

آجکل کے علمی کتابیوں کے لئے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من رأى المسئلة فی عشرۃ کتب مثلاً لا یجوز له الافتاء بها لاحتمال أن تلك الكتب كلها ماشية على قول او طريق ضعيف.

اگر کوئی ایک مسئلہ دس کتابوں میں بھی دیکھے تو اسے فتویٰ دینا جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ساری کتابیں کسی ضعیف قول یا ضعیف راہ پر گامزن ہوں۔(فتاویٰ حدیثیہ، ص 111)

علم حدیث کے ساتھ بزرگانِ دین کی محبت لازم

آجکل کے علمی کتابی جو چند کتب پڑھ کر اپنے آپ کو محقق سمجھتے ہیں پھر بزرگان دین کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے لگ جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جادہ اہلسنت سے منحرف ہوجاتے ہیں.

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی اہلسنت مفتی محمد قاسم عطاری صاحب زید مجدہ فرماتے ہیں:

حدیث کا ذوق بمع بزرگان دین کی محبت کے پیدا کیا جائے ایسا ذوق نہ ہو کہ بد مذہبوں کے دلائل زیادہ سمجھ آنے لگیں اور ایسا ذوق نہیں ہونا چاہیے کہ بد مذہبوں کی طرف لے جائے جو ہمارا مسلک، مذہب اور طریقہ کار ہے اس سے ذرہ برابر بھی ادھر اُدھر کا ذہن نہ بنے ورنہ ایسے ذوق کو رہنے دیں، حدیث شریف پڑھنے کا یوں ذوق ہو کہ ہم اپنے مسلک اہلسنت کے دلائل احادیث سے نکالیں گے ہمارا مسلک، ہمارا مذہب اور معمولات اہلسنت کیسے احادیث سے ثابت ہیں اور کن کن احادیث سے ثابت ہیں یہ چیزیں ملحوظ خاطر ہوں تو اس سے احادیث کا ذوق

بھی پیدا ہو گا اور مسلک اہلسنت میں استقامت نصیب ہو گی۔

سیدی اعلی حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں "خصوص کا انکار نصوص کے انکار تک لے جاتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 28 صفحہ 388 اپلیکیشن)

شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی محمد حسان عطاری صاحب زید مجدہ فرماتے ہیں:

فی زمانہ جو بھی تحقیق کرتا ہے اسکی تحقیق بزرگانِ دین کے خلاف ہوتی ہے کمال تو یہ ہے کہ ہماری تحقیق اپنے اسلاف کی تحقیق کے موافق آئے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ گمراہی کی پہلی سیڑھی بزرگانِ دین کے خلاف بولنا ہے اور اللہ تعالی ان بزرگان دین کے بے ادب کو ان کی زندگی میں توبہ کی توفیق نہیں دیتا کہ وہ ان نفوسِ قدسیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تائب ہوں کیونکہ اولیاء اللہ نرم دل ہوتے ہیں اور اللہ تعالی انہیں توفیق نہیں دیتا کہ توبہ کریں اور یہ سب بے ادبی کا وبال ہوتا ہے.

ہمیں چاہیے کہ کسی حدیث پر دو تین کتب پڑھ کر حکم مت لگائیں جب تک علماء کرام کی تصریح موجود نہ ہو

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من رأى المسئلة في عشرة كتب مثلاً لا يجوز له الافتاء

بها لاحتمال أن تلك الكتب كلها ماشية على قول او طريق ضعيف.

اگر کوئی ایک مسئلہ دس کتابوں میں بھی دیکھے تو اسے فتویٰ دینا جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ساری کتابیں کسی ضعیف قول یا ضعیف سند پر گامزن ہوں۔(فتاویٰ حدیثیہ، ص 111)

تصنیف وتالیف اس امت کی خصوصیت

اللہ جل شانہ نے جہاں اس امت کو بہت ساری خصوصیات سے نوازا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اس میں شمولیت کی تمنا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اس امت کو اپنی امت بنانے کے متمنّی رہے اور روزقیامت تمام امتیں رشک کرتی ہوئی کہیں گی کہ قریب تھا یہ امت تمام کی تمام انبیاء ہوتی.

اس امت کی بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تصنیف و تالیف بھی ہے کہ یہ اعزاز بھی امت محمدیہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام کو حاصل ہے، سابقہ امم کو یہ سعادت حاصل نہ تھی چنانچہ:

حضرت شیخ ابو بکر بن عربی فرماتے ہیں کہ تصنیف و تالیف کے میدان میں اس امت کے مرتبے تک پہلی امتوں میں سے کوئی شخص بھی ہرگز نہ تھا نہ ہی اصول سے مسائل نکالنے اور اسکی چھان بین کرنے میں اس امت کے قدم بقدم

کوئی شخص نہ چل سکا۔ امام ابو علی جیانی نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اس امت کو تین ایسی اشیاء سے مخصوص فرمایا جو ان میں سے پہلے کسی کو نہ مل سکا وہ تین اسناد حدیث کی معرفت، انساب اور ضبط اعراب ہیں۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ اس امت پر علوم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے حتی کہ علم حدیث کے خزانے بھی اس پر کھل جائیں گے۔

اور علوم حدیث کا عطا کیا جانا اس امت کی خصوصیت میں سے ہے پہلی امتوں میں یہ چیز نہیں تھی۔ (جواہر البحار 1/472)

مطالعہ میں رکاوٹ مرغ کو ذبح کر دیا

امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے گھر میں ایک مرغ تھا جو وقت بے وقت اذان بانگ شروع کر دیتا تھا اس کی اس بے وقتی بانگ کی وجہ سے پکڑوا کر ذبح کر دیا اور فرمایا کہ یہ مرغا ناحق میرے علم و مطالعہ کی مشغولیت میں حرج بنا ہوا تھا۔

(مناقب کردری، ص 435)

کتابوں کے لئے شادی

"ایک شخص کے پاس امام شافعی رحمہ اللہ کی کچھ کتب تھیں۔ وہ فوت ہوا تو امام اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ نے صرف ان کتابوں کیلئے اس کی بیوہ سے شادی کی۔"

(سیر اعلام النبلاء للذھبی: 70/10)

تحریر کی اہمیت

تبلیغ دین کے تین مؤثر طریقے ہیں تدریس، تقریر، اور تحریر، تحریر ہی کی وجہ سے بندہ کئی صدیوں تک زندہ رہتا ہے اور ان تین اقسام میں زیادہ مؤثر ہے

آج دنیا پر قلم کی حکمرانی ہے کہ ایک ادیب کا قول ہے "آج دنیا میں قلم و کلمہ کی حکمرانی ہے"، باطل قوتیں بھی اپنے عزائم کو پہنچانے کے لیے قلم کا سہارا لیتی ہیں اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ صبح کو کوئی فتنہ پیدا ہوتا ہے وہ شام تک تمام عالم میں پھیل چکا ہوتا ہے اور اس کی وجہ کہ وہ تحریر ہے جس میں وہ ثبت ہوتا ہے۔

تحریر ہی کے ذریعے بندہ دنیا کے گوشے گوشے میں اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے۔

عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آج کے دور میں لکھنا اور وہ بھی کسی علمی موضوع پر اور عالمانہ انداز میں بہت بڑا مجاہدہ بلکہ جہاد ہے کہ ہمارے علماء اکثر خطابت کو اختیار کرتے ہیں یا لکھتے بھی ہیں تو ایسے موضوعات پر جن پر پہلے کتب لکھی جا چکی ہیں، لکھنے کے لئے نئے نئے موضوعات تجویز کیے جائیں اور خاص طور پر نوجوان نسل کے ذہن کو مطمئن کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

طلباء کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تصانیف کی جانب متوجہ کرنا ضروری ہے اور باقاعدہ تحریری مشقیں کرائی جائیں۔

محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر دن ضرور کچھ نہ کچھ لکھو خواہ وہ تین سطریں ہوں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روزانہ اس مختصر سی مشق سے ایک دن آپ کی تصنیف کردہ کتاب منظر عام پر آجائے گی جس سے آپ کو دینی خدمت پر خوشی ہوگی۔

حضرت عطاء محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طالب علم تحریر سے زیادہ متاثر اور مطمئین ہوتا ہے اور یہ تحریر ہمیشہ رہتی ہے۔(کچھ دیر طلباء کے ساتھ، 265 تا 273 ملخصًا)

طالب علم کنوارہ ہونا چاہیے

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طالب علم کے لیے مستحب ہے کہ جب تک ممکن ہو کنوارہ رہے تاکہ زوجہ کے حقوق ادا کرنے اور ذریعہ معاش ڈھونڈنے میں تکمیل علم میں مشغولیت سے رک نہ جائے۔(العلماء العزاب، ص 12)

کتاب ہمیشہ رہنے والی اولاد

امام ابنِ جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بندہ کی اولاد ہونی چاہیے جو اس کے بعد ذکر اللہ کرتی رہے اور اسے اجر ملتا رہے یا ایک کتاب تصنیف کر دے کہ عالم کی تصنیف ہمیشہ رہنے والی اولاد ہے اور

دوسرے لوگ اس سے نقل کرتے رہیں اس طرح مصنف ہمیشہ زندہ رہے گا۔
(العلماء العزاب، ص130)

امیر اہلسنت اور حاصل مطالعہ

قبلہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی عادت مبارکہ ہے کہ وہ دوران مطالعہ اہم اہم باتوں اور مختلف الانواع موضوعات سے تعلق رکھنی والی قرآنی آیات تفسیر آیات، احادیث کریمہ وشروح احادیث، حکایات و واقعات ،اقوال سلف اور مسائل وغیرہ الگ ڈائری میں لکھتے جاتے ہیں ۔ نہ صرف خود بلکہ مریدین محبین کو بھی یہی درس دیتے ہیں حتی کہ انہیں کے ایما (اشارہ پر دعوت اسلامی کے علمی تحقیقی ادارے المدینۃ العلمیۃ" کی کم وبیش ہر کتاب کے شروع میں با قاعدہ یادداشت" کے عنوان کے تحت چند صفحات دیئے جاتے ہیں تاکہ حاصل مطالعہ محفوظ کیا جاسکے۔(مطالعہ کیا، کیوں، کیسے، ص74)

تحقیق میں کمال

استاد محترم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسان عطاری صاحب زید مجدہ فرماتے ہیں تحقیق یہ نہیں ہے کہ اکابر علماء کے خلاف آئے بلکہ کمال تو یہ ہے ہماری تحقیق اسلاف کی تحقیقات کے موافق آئے۔

100 سو کتب کے مطالعہ کے بعد جس نتیجے پر پہنچتے ہیں وہی نتیجہ سیدی اعلی

حضرت علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں بیان کیا ہوتا ہے۔
الحمدللہ میں پکا رضوی ہوں اس پہ مجھے فخر ہے۔
آجکل علمی کتابی گوگلی و شاملہ محدثین کی بھرمار ہے اور جو وہاں نہ ملے وہ موضوع یا ضعیف اگرچہ ہمارے علماء نے اسے حسن قرار دیا ہو
اور انکی محدثیت کا عالم یہ ہے کہ نیٹ پیکج نہ ہو، بجلی چلی جائے یا کمپیوٹر خراب ہو جائے تو سارا علم چلا جاتا ہے ایسوں کو مفتی صاحب "گوگلی و شاملہ محدث" کہتے ہیں۔
اللہ تعالی ہمیں اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔آمین

کتابیں واپس کریں

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایک قلم واپس کرنے کے لئے مرو شہر سے ملک شام آئے تاکہ جس سے لیا تھا اسے خود دے سکیں۔(التشرف باحوال التصوف،ص78)
ہمارے اسلاف ایسے محتاط ہوا کرتے تھے لیکن آج کل اس جذبہ کی کمی پائی جارہی ہے کہ کوئی شخص کتاب یا دوسری چیز لے جاتا ہے تو اسے مال غنیمت سمجھ کر اپنے پاس محفوظ کرلیتا ہے خاص طور پر کتب جنھیں پیٹ کاٹ کر خریدا جاتا ہے اور انہیں ایسے سنبھال کر رکھا جاتا ہے جیسے نئی نویلی دلہن اپنے جہیز کو سنبھال کر رکھتی

ہے۔براہِ کرم جن سے بھی کتابیں لے جائیں انہیں واپس ضرور کریں۔

علم کے عاشق

عُشاقِ علم تحصیل علم میں بہت زیادہ مشغول رہتے ہیں اور یہ ہر وہ عاشق جو اپنی معشوق سے محبت کرتا ہے اس سے زیادہ علم سے محبت کرتے ہیں ان میں کثیر تعداد ایسی ہے کہ انسانوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت شکل و صورت بھی اسے اپنی طرف مائل نہیں کر سکتی.

زبیر بن بکار کی بیوی سے کسی نے کہا تمہارے مزے ہیں کیونکہ تمہارے شوہر کی کوئی دوسری بیوی نہیں تو اس نے اپنے شوہر کی کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مجھ پر کئی سوکنوں سے زیادہ شدید ہیں۔

(روضة المحبين، ص108)

پھول کے بجائے کتاب دیجئے

آج نگران شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری صاحب کا ایک بیان سن رہا تھا آپ نے بہت ہی پیاری بات فرمائی: کسی کو پھولوں کا ہار پہنانے کے بجائے دینی کتب دیں کہ علم دین کی تبلیغ کو فروغ ملے گا اور آپ کو ثواب بھی ملے گا لیکن یاد رہے کہ پھول دینا ناجائز بھی نہیں اور برا کام بھی نہیں ہے، میں خاص طور پر۔

ہدہد علم کی وجہ سے بچ گیا

علم کی برکات انسان کے ساتھ پرندوں کو بھی پہنچتی ہیں.

جیسے جب ہدہد پرندہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار سے غائب تھا تو آپ نے اس کی غیر موجودگی پر غصہ کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا تھا میں یا تو اسے شدید عذاب دوں گا یا ذبح کر دوں گا اس کی اس سزا سے نجات علم کے ذریعے ممکن ہوئی کہ جب وہ حاضر ہوا اور ملکہ بلقیس اور اس کے تخت کے متعلق خبر دی تو اس کو سیدنا سلیمان علیہ السلام نے معاف فرما دیا۔ (معالم ارشادیہ، ص 33)

علم دین خوشبو ہے

حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بعض لوگوں نے یہ خواب دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور بہت سے لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہیں جبکہ عالم مدینہ حضرت امام مالک رضی للہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں اور آقا کریم ﷺ کے سامنے مشک رکھی ہوئی ہے جس سے مٹھی بھر بھر کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو دے رہے ہیں اور آپ آگے اس مشک کو لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ کی گئی کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو علوم نبوت اور اتباع سنت سے ایک وافر حصہ عطا کیا گیا ہے (جو آپ کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلے گا) (معالم ارشادیہ، ص 45,44)

صرف علم کی طلب کا حکم

علم کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ اور آپ کے علاوہ دوسرے لوگوں کو علم کے علاوہ کسی دوسری چیز کی زیادتی طلب کرنے کا حکم نہیں فرمایا کہ اللہ تعالی کی ذات و صفات کا علم ہی وہ اصل ذریعہ ہے جو قرب الہی کا باعث بنتا ہے۔(معالم ارشادیہ، ص34)

جنت میں علم سیکھنے کی خواہش

حضرت علامہ شریف الدین تلمسانی کا واقعہ ہے کہ وہ حضرت عبدالرحمن بن محمد تلمسانی کے درس تفسیر میں حاضر تھے تو گفتگو کے دوران جنتی نعمتوں کا تذکرہ ہوا تو حضرت شریف الدین تلمسانی نے سوال کیا کہ کیا جنت میں بھی علم سیکھنے کا مشغلہ ہو گا تو شیخ عبدالرحمن نے فرمایا:

جنت میں ہر خواہش پوری ہوگی اور ہر لذت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی تو علامہ شریف الدین نے فرمایا:

اگر آپ کہتے کہ جنت میں سیکھنے سکھانے کا سلسلہ نہیں ہو گا تو میں کہتا کہ پھر جنت میں کوئی لذت نہ ہوگی۔

(یہ سب آپ کے علمی ذوق کی وجہ سے تھا کہ علم سیکھنے کی لذت سے وہاں بھی محظوظ ہونا چاہتے تھے)(معالم ارشادیہ، ص107)

گھر کی کڑیاں بیچ ڈالیں

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام ربیعہ رائے کے احوال کے بارے میں آتا ہے: انہوں نے طلب علم کے دوران فقر وفاقہ کی وجہ سے اپنے گھر کی چھت کی کڑیاں تک بیچ ڈالیں اور اپنے گزارے کے لئے وہ راستے کی گری پڑی چیزوں کو اٹھا کر دھو کر استعمال کرتے تھے۔ (معالم ارشادیہ، ص133)

اساتذہ روحانی باپ

حضرت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہمارے ائمہ و مشائخ ہمارے آباء و اجداد کے درجے میں ہیں

اسلاف فرمایا کرتے تھے:

ہمارے روحانی تربیت کرنے والے اساتذہ جسمانی پرورش کرنے والے آباء و اجداد سے کم نہیں کیونکہ یہ اساتذہ نور اور ہداہت کے سرچشمے ہیں لہذا وہ کھانے پینے کی ذمہ داری اٹھانے والے آباء سے زیادہ لائق تعظیم ہیں۔

(معالم ارشادیہ، ص160)

استاد سے سچی محبت ضروری ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی رحمت شفیع امت ﷺ سے انتہائی درجہ کی محبت کرتے تھے اور یہی محبت ان بنیادی اسباب میں سے ہے جو

انہیں سنت نبوی کو یاد کرنے پر آمادہ کیا.

یاد رہے کہ استاد کی صحبت سے اس وقت تک کامل فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک اس کی محبت دل میں نہ ہو کیونکہ جس قدر طالب علم کا اپنے استاد سے تعلق بڑھتا ہے اس قدر طالب علم بتدریج علمی اور عملی کمالات حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔(معالم ارشادیہ، ص207)

طالب علم کو شہد کی مکھی کی طرح ہونا چاہیے

محقق العصر شیخ محمد عوامہ دام ظلہ فرماتے ہیں:

مختلف اساتذہ و مشائخ سے استفادہ کی توفیق میسر آنا طالب علم کے لیے بڑی خوش بختی کی علامت ہے اس لئے کہ علمی سفر کے دوران مختلف علماء و مشائخ سے ملاقات و زیارت اور اکتسابِ فیض سے نور علم میں اضافہ ہوتا ہے اور حکمت کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں.

اس طالب علم کی مثال اس شہد کی مکھی کی طرح ہے جو مختلف پھلوں اور پھولوں سے خوشبودار رس چوس کر لوگوں کو مزیدار اور عمدہ شہد عطا کرتی ہے اسی طرح طالب بھی علم کے اسفار کر کے اور علمائے ربانیین سے استفادہ کر کے خود جامع الکمالات انسان بن جاتا ہے اور خلق خدا بھی اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔

(معالم ارشادیہ، ص216)

استاد کے ساتھ چلنے کا ایک ادب

طالب علم اگر دھوپ کے وقت اپنے استاد کے ساتھ ایسے راستے میں چلے جس میں دھوپ بھی ہو اور چھاؤں بھی تو خود دھوپ والے راستے پر چلے اور سایہ والی جگہ استاد کے لئے چھوڑ دے اور اگر سارا راستہ دھوپ والا ہے تو جدھر استاد کا سایہ پڑ رہا ہو اس طرف نہ چلے بلکہ دوسری جانب چلے تاکہ استاد محترم کے سایہ پر قدم نہ پڑیں اور جب استاد کے ساتھ کوئی دوسرا شخص ہو تو سب سے پہلے استاد سے مصافحہ کرے۔ (معالم ارشادیہ، ص226 تا 227 ملخصًا)

استاد کے ساتھ مشابہت

امام ماوردی طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

طلبہ کو اچھے اخلاق اپنانے میں اساتذہ کی پیروی کرنی چاہیے تاکہ اساتذہ سے پوری طرح مانوس ہو جائیں اس کی وجہ سے ہے جو جس سے محبّت کرتا ہے انہیں کی مشابہت بھی اختیار کرتا ہے۔ (معالم ارشادیہ، ص239)

استاد دوران تدریس کیا سوچے

حضرت شیخ عوامہ دام ظلہ فرماتے ہیں:

استاد اور معلم کے متعلق جو باتیں سلف سے منقول ہوئیں ان سب کا خلاصہ یہ دو باتیں ہیں:

1: استاد دل میں یہ محسوس کرے کہ وہ معلم انسانیت تاجدارِ کائنات ﷺ کی نیابت کرتے ہوئے یہ خدمت سرانجام دے رہا ہے

2: یہ تصور کرے کہ وہ طالب علم کے ایک مہربان اور نہایت ہی شفیق باپ کے درجے میں ہے پس جس طرح ایک باپ اپنی اولاد پر توجہ دیتا ہے اور ان کی بہترین تربیت کا خواہش مند رہتا ہے یہی برتاؤ طالب علم کے ساتھ استاد کا ہونا چاہیے۔(معالم ارشادیہ، ص276)

علماء و مشائخ کے ذکر کے دوران دعائے خیر کا اہتمام

علم کے آداب میں سے اہم بات یہ ہے کہ مطالعہ کے دوران جن اکابر علماء کے نام آئیں تو ان کے لئے دعائے خیر کا ضرور اہتمام کریں جیسے صحابہ کرام کے لئے "رضی اللہ عنہ" اور اولیاء کرام و علمائے عظام کے لئے "رحمۃ اللہ علیہ" کہنے (لکھتے وقت لکھنے کی) عادت ڈالنی چاہیے.

حضرت ابو محمد رزق اللہ بن عبدالوہاب تمیمی حنبلی فرمایا کرتے تھے:
تمہارے لیے یہ بات بہتر نہیں ہے کہ تم ہم سے علمی استفادہ کرو لیکن ہمارے ذکر کے وقت ہمارے لئے دعائے خیر نہ کرو۔

(معالم ارشادیہ، ص325)

علم کے ساتھ ادب اساتذہ سیکھو

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
علم دین سیکھنے کے ساتھ وقار اور حلم و بردباری بھی سیکھو اپنے اساتذہ کے سامنے عاجزی اختیار کرو تاکہ تمہارے شاگرد تمہارے لیے تواضع اختیار کریں۔
(معالم ارشادیہ، ص342)

حدیث شریف کے حفظ کا اہتمام

شیخ محمد عوامہ فرماتے ہیں:
آجکل قرآن مجید کے حفاظ کثرت سے مل جائیں گے لیکن افسوس کی بات ہے کہ حدیث شریف کے حافظ نظر نہیں آتے۔(معالم ارشادیہ، ص294)

اس رسالہ کا مطالعہ کرنے والے سے التجاء ہے کہ میرے لئے **دعوت اسلامی** میں استقامت، دین متین کی خدمت، حرمین شریفین کی باادب حاضری، ایمان پر سلامتی، خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائیے گا۔جزاکم اللہ خیرا

ہماری اردو کتابیں:

﴿بہار تحریر (14 حصے)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اذان بلال اور سورج کا نکلنا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿شب معراج غوث پاک﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿شب معراج نعلین عرش پر﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿مقرر کیسا ہو؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿غیر صحابہ میں ترضی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اختلاف اختلاف اختلاف﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

﴿قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿محرم میں نکاح﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿روایتوں کی تحقیق (تین حصے)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿بریک اپ کے بعد کیا کریں؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ایک نکاح ایسا بھی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کافر سے سود﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿میں خان تو انصاری﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿جرمانہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سفر نامہ بلاد خمسہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿منصور حلاج﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿فرضی قبریں﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سنی کون؟ وہابی کون؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿رَضا یا رِضا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿786/92﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کلام عبید رضا﴾	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
﴿تحریرات لقمان﴾	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد

﴿بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)﴾	از قلم کنیز اختر
﴿عورت کا جنازہ﴾	از قلم جناب غزل صاحبہ
﴿تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام﴾	از قلم عرفان برکاتی
﴿اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)﴾	از قلم عرفان برکاتی
﴿مسائل شریعت (جلد 1)﴾	از قلم سید محمد سکندر وارثی
﴿اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا﴾	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
﴿مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں﴾	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
﴿مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں﴾	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
﴿سفرنامہ عرب﴾	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق﴾	از قلم زبیر جمالوی
﴿ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت﴾	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿علم نور ہے﴾	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
﴿یہ بھی ضروری ہے﴾	از قلم محمد حاشر عطاری
﴿مومن ہو نہیں سکتا﴾	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
﴿جہان حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿ماہ صفر کی تحقیق﴾	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
﴿فضائل و مناقب امام حسین﴾	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
﴿شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر﴾	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

﴿تحریرات بلال﴾	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
﴿معارف اعلی حضرت﴾	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
﴿نگارشات ہاشمی﴾	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿زر خانۂ اشرف﴾	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
﴿حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ﴾	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
﴿ایمان افروز تحاریر﴾	از قلم محمد ساجد مدنی
﴿انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق﴾	از قلم اسعد عطاری مدنی
﴿رشحات ابن حجر﴾	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
﴿تجلیات احسن (جلد1)﴾	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
﴿درس ادب﴾	از قلم غلام معین الدین قادری
﴿تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)﴾	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
﴿حق پرستی اور نفس پرستی﴾	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
﴿خوان حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿صحابہ یا طلقاء؟﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿روشن تحریریں﴾	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
﴿تحریرات ندیم﴾	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری

﴿امتحان میں کامیابی﴾	از قلم ابن شعبان چشتی
﴿اہمیتِ مطالعہ﴾	از قلم دانیال سہیل عطاری
﴿دعوت انصاف﴾	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
﴿حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات﴾	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
﴿تحریرات ابن جمیل﴾	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿مسئلۂ استمداد﴾	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی﴾	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿(میرے قلم دان سے﴾	از قلم احمد رضا مغل
﴿عوامی باتیں (حصہ 1)﴾	از قلم فیصل بن منظور
﴿تحقیقات اویسیہ (جلد 1)﴾	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
﴿امیر المجاہدین کے آثار علمیہ﴾	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
﴿رافضیوں کا رد﴾	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿چھوتی بیماریاں﴾	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿فتاوی کرامات غوثیہ﴾	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿غامدیت پر مکالمہ﴾	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
﴿خودکشی﴾	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿مقالاتِ بدر (جلد 1)﴾	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ

﴾ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)﴿ — پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل

﴾سردی کا موسم اور ہم﴿ — از قلم خالد تسنیم المدنی

﴾رد ناصر رامپوری﴿ — از قلم میثم عباس قادری رضوی

﴾چشمۂ حکمت﴿ — از قلم محمد سلیم رضوی

﴾کتابوں کے عاشق﴿ یہ کتاب — از قلم محمد ساجد مدنی

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For futher inquiry: info@abdemustafa.in

M O

ISBN (N/A)